

جناب زینب (س) کے کوفہ و شام کے خطبوں میں قرآنی استنادات

تالیف: اصغر طہماسی بلداجی
ترجمہ: مولانا ڈاکٹر گلزار احمد خان

جناب زینب (س) حقیقت اور کمال کے متلاشی انسانوں کے لئے ایک نمونہ اور اسوہ ہیں۔ آپ کی علمی و عملی سیرت سب کے لئے سبق آموز ہے۔ آپ کی عظمت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ کا نام اللہ تعالیٰ نے خود رکھا ہے اور پیغمبر اسلام نے آپ کو قدر کی نگاہوں سے دیکھا ہے اور حضرت علیؑ نے آپ کو تفسیر قرآن کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ آپ کا لقب نائبة الزہرا ہے، آپ حسنینؑ کی یار و غمخوار تھیں اور واقعہ کربلا کی جاودا گئی کار از آپ کے خطبوں میں مضمر ہے۔

جناب زینب (س) کی شخصیت کا ایک اہم پہلو آپ کے کلام میں قرآنی آیات کی تجلی ہے جو آپ کی سیرت میں بھی متجلی ہے۔ اس مقالہ میں کوفہ و شام میں جناب زینب (س) کے خطبوں میں موجود قرآنی حوالوں کا مطالعہ کیا گیا ہے۔

جناب زینب (س) کی قرآنی خاندان میں پرورش

جناب زینب (س) کے کلام میں قرآنی آیات کی تجلی کو سمجھنے کے لئے آپ کی شخصیت کا مطالعہ ضروری ہے۔ کسی بھی فرد کی شخصیت کے پروان چڑھنے میں اس کے خاندان اور مربی کا اہم کردار ہوتا ہے۔ جناب زینب (س) نے خانوادہ وحی میں آنکھیں کھولیں۔ اس حوالے سے آپ کو عقیلہ وحی، عقیلہ النبوہ اور رضیہ وحی جیسے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان القاب سے آپ کی الہی تربیت اور قرآنی شخصیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ قرآن جناب زینب (س) کے گوشت و پوست میں پیوست ہو چکا تھا اور یہ بات آپ کے قول و فعل میں واضح طور پر

نمایاں ہے۔ آپ کے قرآنی مقام و منزلت کو سمجھنے کے لئے سب سے پہلے آپ کے خاندان کے افراد کو پہچاننا ضروری ہے۔

آپ کے جد بزرگوار حضرت محمد مصطفیٰؐ روئے زمین پر کامل ترین انسان ہیں جن کے بارے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَأَنْتَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ۔ ترجمہ: اور آپ بلند ترین اخلاق کے درجہ پر ہیں۔^۱



مَنْ يَطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا۔ ترجمہ: جو رسول کی اطاعت کرے گا اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جو منہ موڑ لے گا تو ہم نے آپ کو اس کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا ہے۔^۲



وَمَا يَنْطَلِقُ عَنِ الْهَوَىٰ۔ ترجمہ: اور وہ اپنی خواہش سے کلام بھی نہیں کرتا ہے۔^۳

جناب زینب (ؓ) کی دلاوت کے بعد پیغمبر اسلامؐ نے آپ کو سینہ سے لگایا اور آپ پر پڑنے والی مصیبتوں کو یاد کر کے گریہ کیا اور فرمایا میں اس امت کے حاضر و غائب سبھی کو وصیت کرتا ہوں کہ اس بچی کی حرمت کو برقرار رکھیں۔^۴

آپ کے پدر بزرگوار حضرت علیؑ ہیں جن کی شان میں ستر آیتیں نازل ہوئیں ہیں، جو قرآن ناطق تھے اور آپ کے کلام میں قرآن صاف ظاہر تھا۔ پیغمبر رحمت نے آپ کو اپنا سب سے قریبی فرد، دنیا و آخرت

۱۔ سورہ قلم، آیت ۴

۲۔ سورہ نساء، آیت ۸۰

۳۔ سورہ نجم، آیت ۳

۴۔ سید مصطفیٰ موسوی خرم آبادی، سیرہ و اندیشہ حضرت زینب، ص ۳۳

۵۔ شیخ صدوق، خصال (جلد ۲)، ص ۳۶۸

میں اپنا بھائی، سب سے پہلے ایمان لانے والا، سب سے زیادہ جاننے والا، سب سے زیادہ بہادر اور صبر کرنے والا اور سب سے زیادہ یقین والا بتایا ہے۔^۲

آپ کی والدہ گرامی جناب فاطمہ زہرا (س) جو قرآن ناطق تھیں اور جن کی شان میں سورہ کوثر نازل ہوئی ہے۔^۳ آپ کے دونوں بھائی امام حسن مجتبیٰ اور امام حسینؑ اپنے والد کے بعد سب سے بڑے مفسر قرآن تھے۔^۴ یہ حضرات بھی قرآن ناطق تھے جن کے بارے میں پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا جو حسن و حسین کو دوست رکھے گا وہ گویا مجھے دوست رکھتا ہے اور جو ان سے دشمنی کرے گا وہ گویا مجھ سے دشمنی کر رہا ہے۔^۵

جناب زینب (س) کی اس خاندان میں پرورش ہوئی اور آپ نے ایسی عظیم شخصیات سے درس حاصل کیا۔ ایسا خاندان جس کے بارے حضرت علیؑ فرماتے ہیں: فِيهِمْ كَرَامَةُ الْقُرْآنِ وَ هُمْ كُنُوزُ الرَّحْمَنِ^۶۔ سارے قرآنی فضائل اس خاندان کے لئے ہیں اور وہ زمین پر اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں۔

جناب زینب (س) کے خطبوں میں قرآن کی تجلی

کوفہ و شام میں جناب زینب (س) کے خطبوں نے کفر، نفاق و ظلم و ستم کی بنیادوں کو ہلادیا اور حق کو آشکار کر دیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جناب زینب (س) اور امام سجادؑ کے خطبوں کے بدولت ہی امام حسینؑ کی تحریک کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ کوفہ و شام میں آپ کے خطبوں نے ظلم و ستم کی حکومت کو ذلیل و خوار کیا اور امام حسینؑ کے قیام کو دنیا کے حریت پسندوں کے لئے ایک نمونہ بنا دیا۔

کوفہ و شام میں جناب زینب (س) کے خطبوں کو سمجھنے سے پہلے ہمارے لئے اس ماحول کو سمجھنا ضروری ہے جس میں یہ خطبے دئے گئے ہیں۔ اتنی مصیبتوں کو برداشت کرنے کے بعد اور اسیری کی حالت

۱۔ جلال الدین عبدالرحمن سیوطی، تاریخ الخلفاء، ص ۱۷۰

۲۔ محب الدین طبری، الرياض النضرہ فی مناقب العشرہ، ص ۹۵

۳۔ سید محمد حسین مؤمنی، فاطمہ زہرا بانوی بہشت، ص ۲۲

۴۔ شوشتزی، الخصال الحسینیہ، ترجمہ میرزا محمد حسین شہرستانی، ص ۳۳۵-۳۶۵

۵۔ محمد باقر مجلسی، بحار الانوار (جلد ۴۳)، ص ۲۶۴

۶۔ نوح البلاغہ، خطبہ ۱۵۴

میں تقریر کرنا اور وہ بھی ایسے شہر میں جہاں کبھی معلم و مفسر قرآن کی حیثیت سے آپ کا ایک نام رہا ہو، بہت مشکل کام ہے لیکن ان مصیبتوں اور حالات نے آپ کے دل و دماغ کو متاثر نہیں کیا اور آپ ایک خطیب و مفسر کی طرح تقریر کرتی ہیں اور آپ کی تقریر میں اتنی قاطعیت ہوتی ہے کہ پورا ماحول بدل جاتا ہے۔ آپ اپنی تقریر میں بار بار قرآنی آیتوں کا حوالہ دیتی ہیں۔

کوفہ میں جناب زینب (س) کا خطبہ

قَالَ بَشِيرُ بْنُ خَزِيمِ الْأَسَدِيِّ : وَنَظَرْتُ إِلَى زَيْنَبِ بِنْتِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
يَوْمَئِذٍ وَلَمْ أَرَ وَاللَّهِ خَفِرَةً قَطُّ أَنْطَقَ مِنْهَا، كَأَنَّمَا تُفَرِّعُ عَنْ لِسَانِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ أَوْمَأَتْ إِلَى النَّاسِ أَنْ اسْكُتُوا فَازْتَدَّتْ
الْأَنْفَاسُ وَسَكَتَتِ الْأَجْرَاسُ، ثُمَّ قَالَتْ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الْأَخْيَارِ؛ أَمَا بَعْدُ يَا أَهْلَ
الْكُوفَةِ يَا أَهْلَ الْخِثْلِ وَالْغَدْرِ؛ أَتَبْكُونَ؟ ۱۹ فَلَا رَقَاتِ الدَّمْعَةِ وَلَا هَدَاةِ الرَّثَةِ!
إِنَّمَا مَثَلُكُمْ كَمَثَلِ (الَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا تَتَّخِذُونَ إيمَانَكُمْ دَخَلًا
بَيْنَكُمْ) أَلَا وَهَلْ فِيكُمْ إِلَّا الصَّلِيفُ وَالتَّطِيفُ وَمَلَقُ الْإِمَاءِ، وَغَمْرُ الْأَعْدَاءِ
أَوْ كَمَرُ عَى عَلَى دِمْنَةَ، أَوْ كَفِضَّةٌ عَلَى مَلْحُودَةٍ؟ ۲۰ أَلَا سَاءَ مَا قَدَّمْتُمْ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ
أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَفِي مَلْحُودَةٍ؟ ۲۱ أَيْ وَاللَّهِ فَبَكُوا كَثِيرًا وَاضْحَكُوا قَلِيلًا؛
فَلَقَدْ ذَهَبْتُمْ بِعَارِهَا وَشَتَانِهَا، وَلَنْ تَرَوْحَصُوهَا بِغَسَلِ بَعْدَهَا أَبَدًا، وَأَتَى تَرَحُّصُونَ
قَتْلَ سَلِيلِ خَاتِمِ الْأَنْبِيَاءِ وَسَيِّدِ شَبَابِ أَهْلِ الْحِنَّةِ وَمَلَاذِ حَيْرَتِكُمْ وَمَفْزَعِ
نَازِلَتِكُمْ وَمَنَارِ حَجَّتِكُمْ وَمَدْرَةِ سَتِّتِكُمْ؛ أَلَا سَاءَ مَا تَزِرُونَ وَبُعْدًا لَكُمْ وَسُخْقًا!
فَلَقَدْ خَابَ وَضُرِبَتْ عَلَيْكُمْ الدَّلِيلَةُ وَالْمَسْكَنَةُ، وَيْلَ لَكُمْ يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ أَيُّ كَيْدٍ

۱۔ عبدالکریم، پاک نیا، خطبہ حضرت زینب در کوفہ و شام، ص ۳۷-۳۸

لِرَسُولِ اللَّهِ فَزَيْتُمْ، وَأَيَّ كَرِيمِهِ لَهُ أَبْرَزْتُمْ، وَأَيَّ دَمٍ لَهُ سَفَكْتُمْ، وَأَيَّ حُرْمَةٍ لَهُ
 آتَهَكْتُمْ؛ (لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئاً إِذَا تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرُونَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ
 وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا) لَقَدْ جِئْتُمْ بِهِمْ صَلْعَاءَ عَنَقَاءَ سَوَاءَ فَمَاءٍ (وَفِي بَعْضِهَا حَرَقَاءَ
 شَوْهَاءَ) كَطِلَاعِ الْأَرْضِ وَمُلَاءِ السَّمَاءِ، أَفَعَجِبْتُمْ أَنْ قَطَرَتِ السَّمَاءُ دَمًا،
 وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَحْزَى وَأَنْتُمْ لَا تَنْصُرُونَ۔ فَلَا يَسْتَحْفِفَنَّكُمْ الْمَهَلُ فَإِنَّهُ لَا تَحْفِزُهُ
 الْبِدَاؤُ، وَلَا يَخَافُ فَوْتُ النَّارِ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لِبَالِغِ صَادٍ۔

قَالَ: فَوَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ حَيَارَى، يَبْكُونَ وَقَدِ ضَعُفُوا أَيْدِيَهُمْ فِي
 وَرَأَيْتُ شَيْخاً وَقَفَا إِلَى جَنْبِي، يَبْكِي الْكَهْلِيَّ وَشَبَابَكُمْ خَيْرِ الشَّبَابِ وَنِسَاءُكُمْ
 خَيْرِ النِّسَاءِ وَنَسَلُكُمْ خَيْرِ نَسَلٍ لَا يَخْزِي وَلَا يُبْزِي۔

ترجمہ: بشیر بن خزیم اسدی کہتا ہے: عاشورہ کے بعد اہل بیت کے اسیروں کو بازار کوفہ میں لایا گیا۔ اس
 دن میں زینب بنت علیؑ کو دیکھ رہا تھا؛ خدا کی قسم میں نے کبھی کسی خاتون کو خطابت میں ان کی طرح فصیح و بلیغ
 تقریر کرتے ہوئے نہیں دیکھا؛ گویا امیر المؤمنین علی بن ابیطالبؑ کی زبان سے بول رہی تھیں۔ آپ نے
 لوگوں سے مخاطب ہو کر غضبناک لہجے میں فرمایا: ”خاموش ہو جاؤ!“ تو نہ صرف لوگوں کا وہ ہجوم خاموش ہوا
 بلکہ اونٹوں کی گردن میں بندھی ہوئی گھنٹیوں کی آواز آنا بھی بند ہو گئی۔ پھر آپ نے فرمایا:

”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ درود و سلام ہو میرے جد محمدؐ اور آپ کے پاک
 خاندان اور اولاد پر۔ اے اہل کوفہ! اے اہل فریب و مکر! اب تم کیا روتے ہو؟ (خدا کرے)
 تمہارے آنسو کبھی خشک نہ ہوں اور تمہاری آہ و فغان کبھی بند نہ ہو! تمہاری مثال اس عورت
 جیسی ہے جس نے بڑی محنت و جانفشانی سے محکم ڈوری بانٹی اور پھر خود ہی اسے کھول دیا اور
 اپنی محنت پر پانی پھیر دیا۔ تم منافقانہ طور پر ایسی جھوٹی قسمیں کھاتے ہو جن میں کوئی
 صداقت نہیں ہے۔ تم جتنے بھی ہو سب کے سب بیہودہ گو، ڈینگ مارنے والے، پیکر فسق و
 فجور اور فساد، کینہ پرور اور لونڈیوں کی طرح جھوٹے چاپلوس اور دشمنی کے غماز ہو۔ تمہاری

یہ کیفیت ہے کہ جیسے کثافت کی جگہ سبزی یا اس چاندی جیسی ہے جو دفن شدہ عورت کی قبر پر رکھی جائے۔

آگاہ رہو! تم نے بہت ہی برے اعمال کا ارتکاب کیا ہے جس کی وجہ سے خداوند عالم تم پر غضب ناک ہے۔ اس لئے تم اس کے ابدی عذاب و عتاب میں گرفتار ہو گئے۔ اب کیوں گریہ و بکا کرتے ہو؟ ہاں! بخدا البتہ تم اس کے سزاوار ہو کہ زیادہ روڈ اور ہنسو کم۔ تم امام علیہ السلام کے قتل کی عار و شہار میں گرفتار ہو چکے ہو اور تم اس وجہ کو کبھی دھو نہیں سکتے اور بھلا تم خاتم نبوت اور معدن رسالت کے سلیل (فرزند) اور جو انان جنت کے سردار، جنگ میں اپنے پشت و پناہ، مصیبت میں جائے پناہ، منارہ حجت، اور عالم سنت کے قتل کے ازام سے کیوں کربری ہو سکتے ہو۔ لعنت ہو تم پر اور ہلاکت ہے تمہارے لئے، تم نے بہت ہی برے کام کا ارتکاب کیا ہے اور آخرت کے لئے بہت برا ذخیرہ جمع کیا ہے۔ تمہاری کوشش رائیگان ہو گئی اور تم برباد ہو گئے۔ تمہاری تجارت خسارے میں رہی اور تم خدا کے غضب کا شکار ہو گئے۔ تم زلت و رسوائی میں مبتلا ہوئے۔

افسوس ہے اے اہل کوفہ تم پر! کچھ جانتے بھی ہو کہ تم نے رسول کے کس جگر کو پارہ پارہ کر دیا؟ اور ان کا کون سا خون بہایا؟ اور ان کی کون سی چٹک حرمت کی؟ اور ان کی کن مستورات کو بے پروہ کیا؟ تم نے ایسے اعمال شنیعہ کا ارتکاب کیا ہے کہ آسمان گر پڑیں، زمین شکافتہ ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ تم نے قتل امام کا جرم شنیع کیا ہے جو پہنائی و وسعت میں آسمان و زمین کے برابر ہے۔ اگر آسمان سے خون برسا ہے تو تم تعجب کیوں کرتے ہو؟ یقیناً آخرت کا عذاب اس سے زیادہ سخت اور رسوا کن ہوگا۔ اور اس وقت تمہاری کوئی امداد نہ کی جائے گی۔ تمہیں جو مہلت ملی ہے اس سے خوش نہ ہو کیونکہ خداوند عالم بدلہ لینے میں جلدی نہیں کرتا کیونکہ اسے انتقام کے فوت ہو جانے کا خدشہ نہیں ہے۔ یقیناً تمہارا خدا اپنے نافرمان بندوں کی گھاٹ میں ہے۔

بشیر بن خزیمہ اسدی کہتا ہے: خدا کی قسم! اس دن لوگ حیران و پریشان تھے اور رورہے تھے۔ ایک ضعیف شخص کو میں نے دیکھا کہ اس کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی تھی

اور وہ کہہ رہا تھا: تمہارے بوڑھے سب سے بہترین بوڑھے، تمہارے جوان سب سے بہترین جوان، تمہاری عورتیں سب سے بہترین عورتیں اور تمہاری نسل بہترین نسل ہے اور کبھی بھی ذلت و خواری سے دوچار نہ ہو نکلیں۔“



ایک برائت سے خطبہ کا آغاز: کوفہ میں جناب زینب (ؓ) کا خطبہ بغیر بسم اللہ کے آغاز ہوتا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ہر کام کا آغاز بسم اللہ سے ہوتا ہے جس سے اس کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے علاوہ کسی چیز میں بھٹانہیں ہے اور جو کام اس کے نام سے شروع ہوگا اسے بقا حاصل ہوگی کیونکہ وہ خود ہمیشہ باقی رہنے والا اور فنا پذیر ہے! رسول گرامی اسلامؐ نے ارشاد فرمایا:

كل امرٍ ذی بال لم یذکر فیہ اسم اللہ فہو ایتر۔ ترجمہ: کوئی بھی کام اگر اللہ کے نام

سے شروع نہیں ہوگا تو وہ ایتر رہ جائے گا۔^۲

اب یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جناب زینب (ؓ) ان باتوں کو جانتے ہوئے بھی اپنے خطبہ کو بغیر بسم اللہ کے کیوں آغاز کرتی ہیں۔ اس کا جواب ہمیں سورہ توبہ (برائت) میں مل جائے گا۔ سورہ توبہ واحد سورہ ہے جو بسم اللہ کے شروع ہوتی ہے اور اس کی وجہ بھی یہ ہے کہ بسم اللہ رحمت خداوندی کا مظہر ہے اور برائت و بیزاری کا اعلان رحمت کے ساتھ مناسب نہیں ہے۔^۳ حضرت علیؓ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ سورہ توبہ بسم اللہ سے شروع نہیں ہوتی کیونکہ بسم اللہ رحمت کی علامت ہے اور یہ سورہ رفع امان اور اعلان جنگ کے لئے نازل ہوئی ہے۔^۴

عالمہ غیر معلّمہ جناب زینب (ؓ) نے سورہ توبہ سے استناد کرتے ہوئے اپنی تقریر کا بغیر بسم اللہ کے آغاز کیا کیونکہ آپ ایسے لوگوں کے درمیان تقریر کر رہی تھیں جنہوں نے اپنے عہد و پیمان کو توڑ کر مشرکین و منافقین سے عہد و پیمان کر لیا تھا۔ جناب زینب (ؓ) اپنی تقریر کے آغاز میں ہی ایسے مشرکین سے اعلان برائت

۱۔ مراد علی، شمس، باعلامہ درالمیزان (جلد ۱)، ص ۳۳۹

۲۔ بحار الانوار (جلد ۱۶)، باب ۵۸

۳۔ محمد حسین جعفری، گلستان سورہ ہا (جلد ۱)، ص ۶۸

۴۔ سید ہاشم بجرانی، البرہان فی تفسیر القرآن (جلد ۲)، ص ۷۲

کرتی ہیں جنہوں نے اسلام کا لبادہ اڑھ کر رسول خدا کی جانشینی کا دعویٰ کیا ہے۔ آپ اپنے کلام کو بسم اللہ کے بغیر آغاز کرتی ہیں کیونکہ اس قوم نے حجت خدا کے ساتھ ایسا سلوک کیا جس کی وجہ سے وہ دائمی عذاب کے مستحق ہو گئے۔

ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر: جناب زینب (س) کی تقریر کا آغاز اللہ کی حمد و ثنا سے ہوتا ہے۔ الحمد للہ۔ قرآن مجید کی مختلف آیات میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی گئی ہے، سورہ فاتحہ آیت نمبر ۲، سورہ انعام آیت نمبر ۴۵، سورہ اعراف آیت نمبر ۴۳ اور دوسری آیتیں۔ جناب زینب (س) کی تقریر کے اس حصہ میں قرآنی آیات کا انکاس صاف طور پر دکھائی دے رہا ہے۔ جناب زینب (س) ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کر رہی ہیں جب آپ کا سب کچھ لٹ چکا ہے لیکن یہ حمد و ثنا عرفان و عبودیت کی وجہ سے ہے۔ جب ابن زیاد ملعون نے کہا کہ دیکھا اللہ نے تمہارے بھائی کے ساتھ کیسا سلوک کیا تو آپ نے فرمایا: ما ریث الا جمیلاً۔ میں نے خوبصورتی کے علاوہ کچھ نہیں دیکھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی معارف آپ کے وجود میں جگہ بنا چکا تھا جو آپ کے کلام سے ظاہر ہو رہا تھا کہ آپ ہر چیز کو اللہ سے متعلق جانتی ہیں اور ہر حال میں حمد و ثنا بجالاتی ہیں۔

عهد و پیمان توڑنا: اِنَّمَا مَنَعَلِكُمْ كَمَلِ النَّبِيِّ نَقَضَتْ غَزَلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةِ اَنْكَانَا۔ تمہاری مثال اس عورت کی سی ہے جو اپنے دھانگے کو کاٹنے کے بعد اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے۔ جناب زینب (س) کے خطبہ کے اس حصہ میں سورہ نمل کی آیت نمبر ۹۲ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جہاں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِي نَقَضَتْ غَزَلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةِ اَنْكَانَا تَتَّخِذُونَ اٰيٰتِنَا كُفْرًا
بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُونُوا اَكْمَدُ هِيَ اَلْبَنِي مِنْ اَكْمَدٍ اِنَّمَا يَبْلُوَكُمْ اللّٰهُ بِدَوْلَيْبَتَيْنِ لَكُمْ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ۔ ترجمہ: اور خبردار اس عورت کے مانند نہ ہو جاؤ جس
نے اپنے دھانگے کو مضبوط کاٹنے کے بعد پھر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ کیا تم اپنے معاہدے کو
اس چالاکئی کا ذریعہ بناتے ہو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرے۔ اللہ
تمہیں ان ہی باتوں کے ذریعہ آزما رہا ہے اور یقیناً روزِ قیامت اس امر کی وضاحت کر دے گا جس
میں تم آپس میں اختلاف کر رہے تھے۔

یہ آیت وفائے عہد کے بارے اس وقت نازل ہوئی جب مسلمانوں کی تعداد کم اور دشمنوں کی تعداد زیادہ تھی اور اس بات کا خطرہ تھا کہ بعض سست عقیدہ مسلمان اپنے عہد پیمان سے پلٹ جائیں لہذا اللہ تعالیٰ انہیں اس آیت میں انتباہ کر رہا ہے۔ دوسری آیتوں میں بھی اس مضمون کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔^۲

جناب زینب (ؓ) کی تقریر بھی وفائے عہد اور اسے نہ توڑنے کے سلسلہ میں ہے جب کہ کوفیوں نے اپنے عہد و پیمان کو توڑا تھا۔ عہد و پیمان کی اہمیت کے بارے میں اتنا ہی کافی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا:

لَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ۔ ترجمہ: جو شخص اپنے عہد کا پابند نہیں وہ دیندار نہیں ہے۔^۳

جناب زینب (ؓ) نے اپنے خطبہ کے اس حصہ میں قرآنی استنادات کے ساتھ کوفیوں کی عہد شکنی کو ظاہر کیا

ہے۔

عہد توڑنے والوں کے لئے عذاب الہی: أَلَا سَاءَ مَا قَدَّمْت لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ أَنْ سَخِطَ عَلَيْكُمْ وَ فِي الْعَذَابِ أَنْتُمْ خَالِدُونَ۔ ترجمہ: تمہارے نفس نے تمہارے لئے قیامت میں جو سامان پہلے سے فراہم کیا ہے وہ بہت برا ہے اور عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

اسی مضمون کو متعدد قرآنی آیتوں میں بیان کیا گیا ہے:

تَرَى كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمْت لَهُمْ أَنْفُسَهُمْ

أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَ فِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ۔ ترجمہ: ان میں سے اکثر کو

۱۔ فضل بن حسن طبرسی، مجمع البیان (جلد ۳)، ص ۲۸۳

۲۔ وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيُقْطَعُونَ مَا أَعْرَضَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوَصَّلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ۔ ترجمہ: اور جو لوگ عہد خدا کو توڑ دیتے ہیں اور جن سے تعلقات کا حکم دیا گیا ہے ان سے قطع تعلق کر لیتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں ان کے لئے لعنت اور بدترین گھر ہے۔ (سورہ رعد، آیت ۲۵)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ۔ ترجمہ: ایمان والو اپنے عہد و پیمان اور معاملات کی پابندی کرو۔ (سورہ مائدہ، آیت ۱)

۳۔ بحار الانوار (جلد ۶)، ص ۱۳۴

آپ دیکھیں گے کہ یہ کفار سے دوستی کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے نفس کے لئے جو سامان پہلے سے فراہم کیا ہے وہ بہت برا سامان ہے جس پر خدا ان سے ناراض ہے اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔^۱



بَلَىٰ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ۔ ترجمہ: یقیناً جس نے کوئی برائی حاصل کی اور اس کی غلطی نے اسے گھیر لیا وہ لوگ اہل جہنم ہیں اور وہیں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔^۲



وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ۔ ترجمہ: اور جن کی نیکیوں کا پلہ ہلکا ہو گا وہ وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے نفس کو خسارہ میں ڈال دیا ہے اور وہ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔^۳

عقلیہ خاندان وحی اپنے خطبہ میں قرآنی آیتوں سے الہام لیتے ہوئے عہد و پیمان توڑنے والوں کو متنبہ کرتی ہیں: اَلَا سَاءَ مَا يَدْرُونَ، اور یہ جان لو کہ تم نے بہت برا کیا۔ قرآن بھی اللہ تعالیٰ کے بجائے دنیا کو پسند کرنے والوں کو اسی طرح انتباہ کرتا ہے۔ ارشاد ہو رہا ہے:

قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْرَاقَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ۔ ترجمہ: بے شک ان لوگوں نے گھانا اٹھایا ہے جنہوں نے اللہ کی بارگاہ میں حاضری کو جھٹلایا۔ یہاں تک کہ جب اچانک قیامت آجائے گی تو وہ لوگ کہیں گے ہائے

۱۔ سورہ مائدہ، آیت ۸۰

۲۔ سورہ بقرہ، آیت ۸۱

۳۔ سورہ مؤمنون، آیت ۱۰۳

افسوس، ہم سے اس کے بارے میں کیسی کوتاہی ہوئی؟ اور وہ اپنے (گناہوں کے) بوجھ اپنی پشتوں پر اٹھائے ہوں گے۔ کیا برا بوجھ ہے جو وہ اٹھائے ہوئے ہیں۔^۱

خواری و ذلت ظالموں کا مقدر: وَ بُوِثُمْ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَ ضُرِبَتْ عَلَيْكُمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ۔
ترجمہ: بے شک تم اللہ تعالیٰ کے غضب سے دوچار ہوئے اور ذلت و مسکنت تم پر سایہ کھن ہو گئی۔

جناب صدیقہ صغریٰ اپنے خطبہ میں قرآنی آیتوں سے استناد کرتے ہوئے کوفیوں کو ان کے انجام کے بارے میں بتاتی ہیں۔ بعض قرآنی آیتوں میں بھی اس مسئلہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے:

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ۔ ترجمہ:
اب ان پر ذلت اور محتاجی کی مار پڑ گئی اور وہ غضب الہی میں گرفتار ہو گئے۔ یہ سب اس لئے
ہوا کہ یہ لوگ آیات الہی کا انکار کرتے تھے اور ناحق انبیاء خدا کو قتل کر دیا کرتے تھے۔
اس لئے کہ یہ سب نافرمان تھے اور ظلم کیا کرتے تھے۔^۲



ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا تَفْتَوُوا إِلَّا يَحْبِلُ مِنَ اللَّهِ وَحَبِلَ مِنَ النَّاسِ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ
مِنَ اللَّهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ
النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقِّ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ۔ ترجمہ: ان پر ذلت کے نشان لگا دیئے
گئے ہیں یہ جہاں بھی رہیں مگر یہ کہ خدائی عہد یا لوگوں کے معاہدہ کی پناہ مل جائے، یہ
غضب الہی میں رہیں گے اور ان پر مسکنت کی مار رہے گی۔ یہ اس لئے ہے کہ یہ آیات الہی کا
انکار کرتے تھے اور ناحق انبیاء کو قتل کرتے تھے۔ یہ اس لئے کہ یہ نافرمان تھے اور
زیادتیاں کیا کرتے تھے۔^۳

۱۔ سورہ انعام، آیت ۳۱

۲۔ سورہ بقرہ، آیت ۶۱

۳۔ سورہ آل عمران، آیت ۱۱۲

کوفیوں کے گناہ اور جرم پر تاکید: آپ کوفیوں کی عہد شکنی اور ان کے مستحق عذاب ہونے کے بارے گفتگو کرنے کے بعد ایک بار پھر کوفیوں کے جرم اور گناہ کو قرآنی حوالوں کے ساتھ اس طرح بیان فرماتی ہیں: ائِیَّ کَرِیْمَةٍ لَّهٗ اَنْزَلْنٰمْ وَاٰی دَمٍ لَّهٗ سَفَكْنٰمْ وَاٰی حُزْمَةٍ لَّهٗ اِنَّتَّهَكْنٰمْ۔ ترجمہ: کس طرح تم نے عصمت و طہارت کی ناموس کو پردہ سے باہر نکالا۔ کس طرح رسول خدا کے خون کو بہایا اور ان کی حرمت کو پامال کیا۔

آپ اپنے خطبہ کے دوسرے حصہ میں اس بات کو قرآنی آیت سے اخذ کرتی ہیں جہاں ارشاد ہوتا ہے:

لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِذَا (۸۹) كَاذَّ السَّمَاوَاتُ يَنْفَطِرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ

هَذَا۔ ترجمہ: یقیناً تم لوگوں نے بڑی سخت بات کہی ہے۔ قریب ہے کہ اس سے آسمان

پھٹ پڑے اور زمین شگافتہ ہو جائے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑیں۔^۱

یہ عبارت قرآن میں کافروں کے لئے استعمال ہوئی ہے۔ پہلے قرآن کافروں کے اس قول کو نقل کرتا ہے کہ خدا صاحب فرزند ہے اور پھر سخت الفاظ میں ان کی مذمت کرتا ہے اور کہتا ہے کتنی بری بات تم نے زبان پر لائی ہے، قریب ہے کہ اس سے آسمان پھٹ پڑے اور زمین شگافتہ ہو جائے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑیں۔^۲ گویا پوری ہستی جو توحید کی بنیاد پر قائم ہے، اس غلط انتساب سے وحشت و اضطراب میں ہے۔^۳ یہ واحد آیت ہے جسے مکمل طور پر جناب زینب (س) نے اس خطبہ میں بیان فرمایا ہے۔ آیت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوفیوں کا یہ عمل اس حد تک برا تھا کہ پوری کائنات وحشت و اضطراب میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

ذلیل کرنے والے عذاب سے عالموں کو کوئی بچا نہیں سکتا: اَفَعَجَبْتُمْ اَنْ قَطَرَتْ السَّمَاءُ دَمًا وَّلِعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اٰخِرُی وَاَهُمْ لَا یُنصِرُوْنَ۔ ترجمہ: کیا تم کو تعجب ہو رہا ہے کہ آسمان خون کے آنسو رو رہا ہے، جب کہ آخرت کا عذاب زیادہ رسوا کرنے والا ہے اور وہاں کوئی تمہاری مدد نہیں کرے گا۔

۱۔ سورہ مریم، آیت ۸۹-۹۰

۲۔ سید محمد علی طباطبائی، تجلی قرآن در کلام حضرت زینب، ص ۷۳

۳۔ مکارم شیرازی، ناصر، برگزیدہ تفسیر نمونہ (ج ۳)، ص ۱۰۶

خطبہ کے اس حصہ میں جناب زینب (ؓ) قرآن کی اس آیت کی طرف اشارہ کرتی ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ ظالموں کی مدد نہیں کی جائے گی:

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۚ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابَ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ - ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کو دے کر دنیا خرید لی ہے اب نہ ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔^۱



وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَهْمَةً يُدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنصَرُونَ - ترجمہ: اور ہم نے ان لوگوں کو جہنم کی طرف دعوت دینے والا پیشوا قرار دے دیا ہے اور قیامت کے دن ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔^۲

لیکن اس حصہ کا اصل استناد سورہ فصلت کی سولہویں آیت ہے:

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَحْسَاتٍ لِنَبِّدَهُمْ بَعْدَ ظَنَنِهِمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْعَذَابَ الْآخِرَةَ أَخْزَىٰ وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ - ترجمہ: تو ہم نے بھی ان کے اوپر تیز و تند آندھی کو ان کی نحوست کے دنوں میں بھیج دیا تاکہ انہیں زندگانی دنیا میں بھی رسوائی کے عذاب کا مزہ چکھائیں اور آخرت کا عذاب تو زیادہ رسوا کن ہے اور وہاں ان کی کوئی مدد بھی نہیں کی جائے گی۔

آپ تاکید کرتی ہیں کہ قیامت کے دن کوفیوں کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی اور ان پر ذلیل کرنے والا عذاب نازل ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ظالموں کی تاک میں ہے: جناب زینب (ؓ) اپنے خطبہ کے آخری حصہ میں سورہ فجر کی چودھویں آیت سے استفادہ کرتے ہوئے کوفیوں کو مخاطب کرتی ہیں: ان ربك لبالمرصاد۔ اس آیت میں

۱۔ سورہ بقرہ، آیت ۸۶

۲۔ سورہ قصص، آیت ۴۱

اللہ تعالیٰ یہ اعلان کرتا ہے کہ اس کی ذات اور اس کے فرشتے انسان کو احاطہ کئے ہوئے ہیں اور ظالموں کی سازشوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

دربارِ شام میں جناب زینب (س) کا خطبہ

شام کے دربار میں بھی جناب زینب (س) نے ایک فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا جس سے امام حسینؑ کے قیام کے اہداف و مقاصد اور زیادہ واضح ہوتے ہیں۔ یہ خطبہ کوفہ کے خطبہ سے زیادہ طویل ہے اور اس میں قرآنی استنادات بھی زیادہ ہیں جس سے آپ کی قرآن دانی ظاہر ہوتی ہے۔ ہم یہاں پر پہلے اس خطبہ کے متن کو پیش کرتے ہیں اور پھر اس کی تفسیر بیان کریں گے:

(الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) وَصَلَّى اللَّهُ عَلَىٰ جَدِّي سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ (صَدَقَ اللَّهُ) سُبْحَانَهُ كَذَلِكَ يَقُولُ: (لَمَّا كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاؤُا السَّوَاىِٕ أَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ) أَطَلَّنتُ يَا زَيْدُ جِئِنِ أَخَذْتُ عَلَيْنَا أَقْطَارَ الْأَرْضِ وَضَيِّقَتْ عَلَيْنَا آفَاقَ السَّمَاءِ فَأَضْبَحْنَا لَكَ فِي إِسَارٍ تُسَاقُ إِلَيْكَ سَوْقًا فِي قِطَارٍ وَأَنْتَ عَلَيْنَا ذُو الْقِتَادِ، أَنْ بِنَا مِنَ اللَّهِ هَوَانًا وَعَلَيْكَ مِنْهُ كَرَامَةٌ وَآمِنْنَا وَأَنْ ذَلِكَ لِعِظَمِ خَطَرِكَ وَحَالِهِ قَدْرِكَ! فَسَمَخْتُ بِأَنْفِكَ وَنَظَرْتُ فِي عِطْفِكَ، تَضَرَّبْتُ أَصْدْرِيكَ فَرِحًا وَتَنَفَّضْتُ مِدْرِيكَ مَرِحًا جِئِنِ رَأَيْتَ الدُّنْيَا وَخَلَصْنَا لَكَ سُلْطَانًا - فَمَهْلًا مَهْلًا لَا تَطِشْ جَهْلًا! أَنْسَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ: (وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ مَا نُمَلِّئْ لَهُمْ خَيْرًا لَأَنفُسِهِمْ إِنْ مَا نُمَلِّئْ لَهُمْ لِيَزِدُوا إِلَٰهًا وَالَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ)

اَمِنْ الْعَدْلِ يَا ابْنَ الطُّلُقَاءِ تَخْدِيكَ حَزَائِرِكَ وَسَوْفَكَ بِنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ سَبَابًا؟ قَدْ هَتَكْتَ سَتُورَهُنَّ وَأَبْدَيْتَ وُجُوهَهُنَّ يَخْدُو بِهِنَّ الْأَعْدَاءُ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ وَيَسْتَشْرِفُهُنَّ أَهْلُ الْمَنَاقِلِ وَيَبْرَزْنَ لِأَهْلِ الْمَنَاهِلِ وَيَتَصَفَّحْنَ وُجُوهَهُنَّ الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ، وَالْعَالِيَّ وَالشَّهِيدَ، وَالشَّرِيفَ وَالْوَضِيعَ وَالذَّنِيئُ وَالرَّفِيعَ؛ لَيْسَ مَعَهُنَّ مِنْ رِجَالِهِنَّ وَلِيٌّ وَلَا مِنْ حُمَاتِهِنَّ حَمِيمٌ؛ عَتَّوْنَا مِنْكَ عَلَى اللَّهِ، وَجَحُودًا لِرَسُولِ اللَّهِ، وَدَفْعًا لِمَا

جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَلَا عَزْوَ مِنْكَ وَلَا عَجَبَ مِنْ فِعْلِكَ؛ وَأَنَّى يُرْتَجَى مُرَاقِبُهُ مَنْ لَفَظَ
 قُوَّةَ أَكْبَادِ الشُّهَدَاءِ، وَنَصَبَ الْحَزْبَ لِسَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَجَمَعَ الْأَحْزَابَ وَ شَهَرَ الْجِرَابَ
 وَهَزَّ الشُّيُوفَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَشَدَّ الْعَرَبِ لِحُجُودِهَا وَأَنْكَرَهُمْ
 لَهُ رَسُولًا، وَأَظْهَرَهُمْ لَهُ عَدُوًّا، وَأَعْتَاهُمْ عَلَى الرَّبِّ كُفْرًا وَطُغْيَانًا، إِلَّا إِنَّهَا نَتِيجَةُ
 جِلَالِ الْكُفْرِ وَضَبِّ يُحْزِرُ فِي الصَّدْرِ لِقَتْلَى يَوْمِ بَدْرٍ فَلَا يَسْتَبْطِئُ فِي بُغْضِنَا أَهْلَ
 الْبَيْتِ مَنْ كَانَ نَظَرُهُ إِلَيْنَا شَتْفًا وَشَنَّانًا، وَأَحْنَاوَشَ ضَعْفًا؛ يَظْهَرُ كُفْرَهُ بِرَسُولِهِ،
 وَيُفْصِحُ ذَلِكَ بِلِسَانِهِ، وَهُوَ يَقُولُ فَرِحًا بِقَتْلِ وُلْدِهِ وَسَبِي دُرَيْتِهِ، غَيْرَ مُتَحَوِّبٍ
 وَلَا مُسْتَعْظَمٍ:

لَاهُلُوا فَرِحًا وَاسْتَهَلُّوا فَرِحًا وَقَالُوا يَا زَيْدُ لَا تُشَلَّ

مُنْتَحِبًا عَلَى ثَنَائِي أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ مُقْبَلَ رَسُولِ اللَّهِ؛ تَنَكُّهُهَا بِمُخَصَّرَتِهِ، وَاسْتَأْصَلَتْ
 الشَّافَةَ، يَارَاقَتِكَ دَمَ سَيِّدِ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَابْنَ يَعْسُوبِ الْعَرَبِ، وَشَمْسِ آلِ
 عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؛ وَهَتَفَتْ بِأَشْيَاخِكَ وَتَفَرَّوَتْ بِدَمِهِ إِلَى الْكُفْرِهِ مِنْ أَسْلَافِكَ، ثُمَّ
 صَرَخَتْ بِبِنْدَائِكَ وَلَعَمْرِي قَدْ نَادَيْتَهُمْ لَوْ شَهِدُواكَ وَوَشِيكَأَ تَشْهَدُهُمْ وَلَتَوَدُّ يَمِينَكَ
 كَمَا زَعَمْتَ سُئِلَتْ بِكَ عَنْ مَوْفِقِهَا، وَأَحْبَبْتَ أُمَّكَ لَمْ تَحْمِلْكَ وَأَبَاكَ لَمْ يَلِدْكَ،
 جِئِنَ تَصِيرُ إِلَى سَخَطِ اللَّهِ، وَمُخَاصِمِكَ وَمُخَاصِمِ أَبِيكَ رَسُولِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ خُذْ بِحَقِّنَا
 وَأَنْتَقِمَ مِنْ ظَالِمِنَا وَأَحْلِلْ غَضَبَكَ بَيْنَ سَفْكَ دِمَائِنَا، وَنَقْضِ ذِمَامِنَا، وَقَتْلِ حِمَاتِنَا،
 وَهَتَكَ عَنَّا سُدُولِنَا، (وَفَعَلْتَكَ فَعَلْتِكَ الَّتِي فَعَلْتَكَ) وَمَا فَرَّيْتَ إِلَّا جِلْدَكَ وَمَا
 جَزَزْتَ إِلَّا لَحْمَكَ وَسَتَرْدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ بِمَا تَحَمَّلْتَ مِنْ دُرَيْتِهِ حَيْثُ يَجْمَعُ بِهِ
 شَمْلُهُمْ وَيَلْتُمُ بِهِ شَعْنُهُمْ وَيَنْتَقِمُ مِنْ ظَالِمِهِمْ، وَيَأْخُذُ لَهُمْ بِحَقُّهُمْ مِنْ أَعْدَائِهِمْ،
 وَلَا يَسْتَفِزُّكَ الْفَرَحَ بِقَتْلِهِ، (وَلَا تُحْسِبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءُ
 عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ)

وَحَسْبُكَ بِاللَّهِ وَلِيًّا وَحَاكِمًا وَبِرَسُولِ اللَّهِ حَصِيمًا وَيَجْبِرُ مَيْلَ ظَهْرِيًّا وَسَيَعْلَمُ
مَنْ يَوَّاكُ وَ مَكَّنَكَ مِنْ رِقَابِ الْمُسْلِمِينَ، أَنْ (يَلْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا) وَأَنْتُمْ (شُرٌّ
مَكَانًا وَأَصْلُ سَبِيلًا) وَمَا اسْتِضْغَارِي قَدْرَكَ، وَلَا اسْتِغْظَامِي تَقْرِيعَكَ، تَوْهَمًا
لَا تُنْتَجِعُ الْحِطَابَ فِيكَ ، بَعْدَ أَنْ تَرَكْتَ عُيُونَ الْمُسْلِمِينَ بِهَعِيرِي وَ صُدُورَهُمْ
عِنْدَ ذِكْرِهِ حَزِي، فِتْلِكَ قُلُوبَ قَاسِيَةٍ، وَ نُفُوسَ طَآغِيَةٍ وَأَجْسَامَ مَحْشُورَةٍ بِسَخَطِ اللَّهِ
وَلَعْنَةِ الرَّسُولِ ، قَدْ عَشَّشَ فِيهِ الشَّيْطَانُ وَفَرَّخَ، وَمَنْ هُنَاكَ مِثْلَكَ مَا دَرَجَ وَ
نَهَضَ-

فَالْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ لِقَتْلِ الْأَتْقِيَاءِ وَأَسْبَاطِ الْأَنْبِيَاءِ وَسَلِيلِ الْأَوْصِيَاءِ، بِأَيْدِي
الطُّلُقَاءِ الْحَبِيثَةِ وَ نَسْلِ الْعَهْرَةِ الْفَحْرَمِ؛ تَنْطِفُ أَكْفُهُمْ مِنْ دِمَائِنَا وَتَنْحَلِّبُ أَفْوَاهَهُمْ مِنْ
لَحْمِنَا؛ وَلِلْحَيْثِ الرَّآكِيهِ عَلَى الْحَبُوبِ الصَّاحِبَةِ، تَنْتَابُهَا الْعَوَاسِلُ، وَتَعْفُرُهَا الْفَرَاعِلُ
، فَالَيْنِ اتَّخَذْتَنَا مَعْنَمًا، لَتَتَّخِذُنَا وَ شَيْكًا مَغْرَمًا، جِئِنَ لَا تَجِدُ إِلَّا مَا قَدَّمْتَ يَدَاكَ وَمَا
اللَّهُ بِظَلَامٍ لِلْعَبِيدِ وَاللَّهُ الْمَشْتَكِي وَالْمَعْوَلُ، وَالِيهِ الْمَلْحَا وَالْمَوْ مَلُ-

ثُمَّ كَيْدَ كَيْدِكَ وَاجْهَدْ جَهْدَكَ ، فَوَالَّذِي شَرَّفَنَا بِالْوَحْيِ وَالْكِتَابِ وَالتُّبُورَةِ
وَ الْإِنْتِحَابِ، لَا تَدْرِكُ أَمَدَنَا وَلَا تَبْلُغُ غَايَتَنَا وَلَا تَمْحُو ذِكْرَنَا وَلَا تَرَحُضُ عَنْكَ عَازِنَا
وَ هَلْ رَأَيْتَ إِلَّا فِتْدَ وَ أَيَامَكَ إِلَّا عَدَدَ وَ جَمْعَكَ إِلَّا بَدَدَ، يَوْمَ يُنَادِي الْمُنَادِي : إِلَّا لِعَيْنِ
الظَّالِمِ الْعَادِي-

وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي حَكَّمَ لِأَوْلِيَائِهِ بِالسَّعَادَةِ وَ حَتَمَ لِأَوْصِيَائِهِ بِبُلُوغِ الْإِرَادَةِ؛ نَقَلَهُمْ
إِلَى الرَّحْمَةِ وَ الرَّأْفَةِ وَ الرِّضْوَانِ وَ الْمَغْفِرَةِ، وَلَمْ يَشَقْ بِهِمْ غَيْرَكَ وَلَا ابْتَلَى بِهِمْ غَيْرَكَ ،
وَ لَا ابْتَلَى بِهِمْ سِوَاكَ وَ نَسَأَلُهُ أَنْ يُكْمِلَ لَهُمُ الْأَجْرَ، وَ يُخْرِجَ لَهُمُ الثَّوَابَ وَ الدُّعْرَ
وَ نَسَأَلُهُ حَسَنَ الْجِلَافَةِ وَ حَمِيلَ الْإِنَابَةِ؛ إِنَّهُ رَجِيمٌ وَ دُودٌ (حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ)

”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سب تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو کائنات کا پروردگار ہے۔ اور خدا کی رحمتیں نازل ہوں پیغمبر اکرمؐ پر اور ان کی پاکیزہ عترت و اہل بیت پر۔ اما بعد! بالآخر برا ہے ان لوگوں کا جنہوں نے اپنے دامن حیات کو برائیوں کی سیاہی سے داغدار کر کے اپنے خدا کی آیات کی تکذیب کی اور آیات پروردگار کا مذاق اڑایا۔ اے یزید! کیا تو سمجھتا ہے کہ تو نے ہم پر زمین کے گوشے اور آسمان کے کنارے تنگ کر دئے ہیں اور کیا آل رسول کو رسیوں اور زنجیروں میں جکڑ کر در بدر پھرانے سے تو خدا کی بارگاہ میں سرفراز اور ہم رسوا ہوئے ہیں۔ کیا تیرے خیال میں ہم مظلوم ہو کر ذلیل ہو گئے اور تو ظالم بن کر سر بلند ہوا ہے۔ کیا تو سمجھتا ہے کہ ہم پر ظلم کر کے خدا کی بارگاہ میں تجھے شان و مقام حاصل ہو گیا ہے۔ آج تو اپنی ظاہری فتح کی خوشی میں سرمست ہے اور ناک بھوں چڑھاتا ہوا مسرت و شادمانی سے سرشار ہو کر اپنے غالب ہونے پر اتر رہا ہے۔ اور زمامداری کے ہمارے مسئلہ حقوق کو غصب کر کے خوشی و سرور کا جشن منانے میں مشغول ہے۔ اپنی غلط سوچ پر مغرور نہ ہو اور ذرا دم لے۔

کیا تو نے خدا کا یہ فرمان بھلا دیا کہ حق کا انکار کرنے والے یہ خیال نہ کریں کہ ہم نے جو انہیں مہلت دی ہے وہ ان کے لئے بہتر ہے۔ بلکہ ہم نے اس لئے ڈھیل دے رکھی ہے کہ جی بھر کر اپنے گناہوں میں اضافہ کر لیں۔ اور ان کے لئے خوفناک عذاب معین و مقرر کیا جا چکا ہے۔

اے طلحہ کے بیٹے! کیا یہ تیرا انصاف ہے کہ تو نے اپنی مستورات اور لونڈیوں کو چار دیواری کا تحفظ فراہم کر کے پردے میں رکھا ہے۔ جب کہ رسول زادیوں کو سر برہنہ در بدر پھرا رہا ہے۔ تو نے مخدرات عصمت کی چادریں لوٹ لیں اور ان کی بے حرمتی کا مرتکب ہوا۔ تیرے حکم پر اشقیاء نے رسول زادیوں کو بے نقاب کر کے شہر بہ شہر پھرایا۔ تیرے حکم پر دشمنان خدا اہل بیت رسول خداؐ کی پاک دامن مستورات کو ننگے سر لوگوں کے ہجوم میں لے آئے اور لوگ رسول زادیوں کے کھلے سر دیکھ کر ان کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ اور دور و

نزویک کے رہنے والے سب لوگ ان کی طرف نظریں اٹھاٹھا کر دیکھ رہے ہیں۔ اور ہر شریف دیکھنے کی نگاہیں ان پاک بی بیوں کے ننگے سروں پر جمی ہیں۔

آج رسول زادوں کے ساتھ ہمدردی کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ آج ان قیدی مستورات کے ساتھ ان کے مرد موجود نہیں ہیں جو ان کی سرپرستی کریں۔ آج آل محمد کا معین و مددگار کوئی نہیں ہے۔ اس شخص سے بھلائی کی توقع ہی کیا ہو سکتی ہے جو اس خاندان کا چشم و چراغ ہو جس کی بزرگ خاتون (یزید کی دادی) نے پاکیزہ لوگوں کے جگر چا کر تھوک دیا۔ وہ شخص کس طرح ہم اہل بیت پر مظالم ڈھانے میں کمی کر سکتا ہے جو بغض و عداوت اور کینہ سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ ہمیں دیکھتا ہے۔

اے یزید! کیا تجھے شرم نہیں آتی کہ تو اتنے بڑے جرم کا ارتکاب کرنے اور اتنے بڑے گناہ کو انجام دینے کے باوجود فخر و مباہات کرتا ہو ایہ کہہ رہا ہے کہ میرے اسلاف اگر موجود ہوتے تو ان کے دل باغ باغ ہو جاتے اور مجھے دعائیں دیتے ہوئے کہتے کہ یزید تیرے ہاتھ مثل نہ ہوں۔

اے یزید! کیا تجھے حیا نہیں آتی کہ تو جو انان جنت کے سردار حسین بن علی کے دندان مبارک پر چھڑی مار کر ان کی بے ادبی کر رہا ہے۔

اے یزید! تو کیوں نہ خوش ہو اور فخر و مباہات کے قصیدے پڑھے کیونکہ تو نے اپنے ظلم و استبداد کے ذریعہ ہمارے دلوں کے زخموں کو گہرا کر دیا ہے اور شجرہ طیبہ کی جڑیں کاٹنے کے گھناؤنے جرم کا مرتکب ہوا ہے۔ تو نے اولاد رسول کے خون میں اپنے ہاتھ رنگیں کئے ہیں۔ تو نے عبدالمطلب کے خاندان کے نوجوانوں کو تہہ تیغ کیا ہے جن کی عظمت و کردار کے چمکتے ستارے زمین کے گوشہ گوشے کو منور کئے ہوئے ہیں۔ آج تو آل رسول کو قتل کر کے اپنے بد نہاد اسلاف کو پکار کر انہیں اپنی فتح کے گیت سنانے میں منہمک ہے۔

تو عنقریب اپنے ان کافر بزرگوں کے ساتھ مل جائے گا اور اس وقت اپنی گفتار و کردار پر پشیمان ہو کر یہ آرزو کرے گا کہ کاش میرے ہاتھ مثل ہو جاتے اور میری زبان بولنے سے عاجز ہوتی اور میں نے جو کچھ کیا اور کہا اس سے باز رہتا۔

اے یزید! تو نے جو ظلم کیا ہے، وہ اپنے ساتھ کیا ہے، تو نے کسی کی نہیں بلکہ اپنی ہی کھال چاک کی ہے اور تو نے کسی کا نہیں بلکہ اپنا ہی گوشت کاٹا ہے۔ تو رسول خدا کے سامنے ایک مجرم کی صورت میں لایا جائے گا اور تجھ سے تیرے اس گھناؤنے جرم کی باز پرس ہوگی کہ تو نے اولاد رسول کا خون ناحق کیوں بہایا اور رسول زادیوں کو در بدر کیوں پھرایا نیز رسول کے جگر پاروں کے ساتھ ظلم کیوں روا رکھا۔

اے یزید! یاد رکھ کہ خدا آل رسول کا تجھ سے انتقام لے کر ان مظلوموں کا حق انہیں دلائے گا اور انہیں امن و سکون کی نعمت سے مالا مال کر دے گا۔ خدا کا فرمان ہے کہ تم گمان نہ کرو کہ جو لوگ راہ خدا میں ماریں گئے وہ مر گئے ہیں بلکہ وہ ہمیشہ کی زندگی پا گئے اور بارگاہ الہی سے روزی پارہے ہیں۔

اے یزید! یاد رکھ کہ تو نے جو ظلم آل محمد پر ڈھائے ہیں اس پر رسول خدا عدالت الہی میں تیرے خلاف شکایت کریں گے اور جبرئیل امین آل رسول کی گواہی دیں گے۔ پھر خدا اپنے عدل و انصاف کے ذریعہ تجھے سخت عذاب میں مبتلا کر دے گا۔ اور یہی بات تیرے رے انجام کے لئے کافی ہے۔

عنقریب وہ لوگ بھی اپنے انجام کو پہنچ جائیں گے جنہوں نے تیرے لئے ظلم و استبداد کی بنیادیں مضبوط کیں اور آمرانہ سلطنت کی بساط بچھا کر تجھے اہل اسلام پر مسلط کر دیا۔ ان لوگوں کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ سنگروں کا انجام برا ہوتا ہے اور کس کے ساتھی ناتوانی کا شکار ہیں۔

اے یزید! یہ گردش ایام اور حوادث روزگار کا اثر ہے کہ مجھے تجھ جیسے بد نہاد سے ہمکلام ہونا پڑ رہا ہے لیکن یاد رکھ میری نظر میں تو ایک نہایت پست شخص ہے جس سے کلام کرنا شریفوں کی توہین ہے۔ میری اس جرات سخن پر تو مجھے اپنے ستم کا نشانہ ہی کیوں نہ بنا دے لیکن میں اسے ایک عظیم امتحان اور آزمائش سمجھتے ہوئے صبر و استقلال اختیار کروں گی اور تیری بدکلامی و بدسلوکی میرے عزم و استقلال پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔

اے یزید! آج ہماری آنکھیں اٹھبار ہیں اور سینوں میں آتشِ غم کے شعلے بھڑک رہے ہیں۔ افسوس تو اس بات پر ہے کہ شیطان کے ہم نواؤں اور بدنام لوگوں نے رحمان کے سپاہیوں اور پاکباز لوگوں کو تہ تیغ کر ڈالا ہے۔ اور ابھی تک اس شیطانی ٹولے کے ہاتھوں سے ہمارے پاک خون کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔ ان کے ناپاک دہن ہمارا گوشت چبانے میں مصروف ہیں اور صحرا کے بھیڑے ان پاکباز شہیدوں کے مظلوم لاشوں کے ارد گرد گھوم رہے ہیں اور جنگل کے نجس درندے ان پاکیزہ جسموں کی بے حرمتی کر رہے ہیں۔

اے یزید! اگر آج تو ہماری مظلومیت پر خوش ہو رہا ہے اور اسے اپنے دل کی تسکین کا باعث سمجھ رہا ہے تو یاد رکھ کہ جب قیامت کے دن اپنی بد کرداری کی سزا پائے گا تو اس کا برداشت کرنا تیرے بس سے باہر ہوگا۔ خدا عادل ہے اور وہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ہے۔ ہم اپنی مظلومیت کو اپنے خدا کے سامنے پیش کرتے ہیں اور ہر حال میں اس کی عنایات اور عدل و انصاف پر ہمارا بھروسہ ہے۔

اے یزید! تو جتنا چاہے مکر و فریب کر لے اور بھرپور کوشش کر کے دیکھ لے مگر تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ تو نہ تو ہماری یاد لوگوں کے دلوں سے مٹا سکتا ہے اور نہ ہی وحی الہی کے پاکیزہ آثار کو محو کر سکتا ہے۔

تو نے جس گھناؤنے جرم کا ارتکاب کیا ہے اس کا بد نما داغ اپنے دامن سے نہیں دھو سکتا۔ تیرا نظریہ نہایت کمزور اور گھٹیا ہے۔ تیری حیاتِ اقدار میں گنتی کے چند دن باقی ہیں۔ تیرے ساتھی تیرا ساتھ چھوڑ جائیں گے۔ تیرے پاس اس دن کے لئے حیرت و پریشانی کے سوا کچھ نہیں ہے جب منادی ندا کرے گا ظالم لوگوں پر خدا کی لعنت ہے۔

ہم خدائے قدوس کی بارگاہ میں سپاس گزار ہیں کہ ہمارے خاندان کے پہلے فرد کو سعادت و مغفرت سے بہرہ مند فرمایا اور ہمارے آخری کو بھی شہادت و رحمت کی نعمتوں سے نوازا۔ ہم بارگاہِ لیزوی میں دعا کرتے ہیں کہ ہمارے شہیدوں کے اجر و ثواب میں اضافہ و تکمیل فرمائے اور ہم باقی سب افراد کو اپنی عنایتوں سے نوازے،

بے شک خدا ہی رحم کرنے والا اور حقیقی معنوں میں مہربان ہے۔ خدا کی عنایتوں کے سوا ہمیں کچھ مطلوب نہیں اور ہمیں صرف اسی کی ذات پر بھروسہ ہے اس لئے کہ اس سے بہتر کوئی سہارا نہیں ہے۔“



یہ خطبہ بھی دوسرے خطبہ کی طرح بغیر بسم اللہ کے آغاز ہوتا ہے اور اس کی وجہ اس سے پہلے بیان کی جا چکی ہے۔ یہاں پر ہم اس خطبہ میں موجود قرآنی استنادات کو پیش کریں گے۔

بدکاروں کا انجام: جناب زینب (س) یزید اور یزیدیوں کو اور ان لوگوں کو مخاطب کرتی ہیں جنہوں نے اللہ کی نشانیوں کی جن میں امام معصوم بھی شامل ہے، تکذیب کی اور ان کو شہید کر کے ان کے اہل بیت کو اسیر کیا۔ آپ قرآنی آیت سے استناد کرتے ہوئے اس ظالم گروہ کا انجام بتاتی ہیں:

فَمَنْ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ أَتَاءُوا الشُّوْأَىٰ أَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ -

ترجمہ: اس کے بعد برائی کرنے والوں کا انجام برا ہوا کہ انہوں نے خدا کی نشانیوں کو جھٹلادیا اور برابر ان کا مذاق اڑاتے رہے۔^۱

اس آیت میں کافروں کے کفر کا آخری مرحلہ بیان ہوا ہے۔ گناہ دیک کی طرح روح ایمان کو کھا جاتا ہے اور ایک مرحلہ وہ آتا ہے جب انسان آیات الہی کی تکذیب کرنے لگتا ہے اور کوئی بھی وعظ و نصیحت و انداز موثر واقع نہیں ہوتا ہے اور عذاب الہی کے درد ناک تازیانہ کے علاوہ کوئی راستہ نہیں بچتا ہے۔^۲ مذکورہ آیت سے پہلے کی آیات کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ جناب زینب (س) اس آیت کی تلاوت کر کے کتنی ظرافت سے ظالموں کو ان کے انجام کے بارے میں بتاتی ہیں۔

کافروں کو مہلت دینا: جناب زینب (س) اسی خطبہ میں سورہ آل عمران کی ۸۷ آیت کی تلاوت فرماتی ہیں:

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُطَمِّئِهِمْ لِيُؤْمِنُوا بِمَا نَحْنُ بِمُطَمِّئِينَ لَهُمْ لِيُذَاقُوا

إِنَّمَا وَكَلَهُمُ الْعَذَابَ لَمْ يَهَيِّئُوا لَهُمْ لِيُذَاقُوا - ترجمہ: اور خبردار یہ کفار یہ نہ سمجھیں کہ ہم جس قدر راحت و آرام

۱۔ سورہ روم، آیت ۱۰

۲۔ مکارم شیرازی، برگزیدہ تفسیر نمونہ (جلد ۳)، ص ۶۱

دے رہے ہیں وہ ان کے حق میں کوئی بھلائی ہے ہم تو صرف اس لئے دے رہے ہیں کہ جتنا سگناہ کر سکیں کر لیں ورنہ ان کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔
یہ آیت مشرکان مکہ کے لئے نازل ہوئی ہے اور اللہ فرماتا ہے کہ کافروں کو مہلت دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ وہ عذاب الہی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اس استناد کی خاص بات، آیت کی شان نزول ہے۔ یہ آیت ابوسفیان جو کہ زید کا دادا تھا اور مکہ کے دوسرے مشرکوں کے لئے نازل ہوئی ہے اور جناب زینب (س) نے دربار شام میں اس آیت کی تلاوت فرما کر اس کی شان نزول کو دوبارہ زندہ کر دیا اور ابوسفیان کے پوتے زید کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اس وقتی مہلت سے خوش نہ ہو کیونکہ عنقریب اللہ تعالیٰ کا عذاب تیرے شامل حال ہوگا اور ذلت و رسوائی تیرا مقدر بنے گا۔

شہدائے کربلا کا رتبہ: زید ملعون کچھ کفر آمیز اشعار پڑھتا ہے اور کہتا ہے کاش قریش کے بزرگ ہوتے اور اس کامیابی پر مجھے مبارک باد دیتے۔ جناب زینب (س) فرماتی ہیں وَلَا يَسْتَفْزِزُكَ الْفَرَّخُ بِقَتْلِهِ۔
غرور و خوشی میں مبتلا نہ ہو۔ اور پھر آپ سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۶۹ کی تلاوت فرماتی ہیں:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرَدُّوْنَ۔ ترجمہ: اور خبردار راہِ خدا میں قتل ہونے والوں کو مردہ خیال نہ کرنا وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے یہاں رزق پارہے ہیں۔

آپ واقعی خوشی کو شہدائے کربلا کے لئے مخصوص کرتی ہیں اور اس آیت کریمہ سے استناد کرتے ہوئے زید کو یہ بتاتی ہیں کہ تمہاری یہ خوشی ظاہری اور وقتی ہے اور اس کے بعد دائمی عذاب ہے لیکن واقعی خوشی شہدائے کربلا کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مستفیض ہو رہے ہیں:

فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔ ترجمہ: خدا کی طرف سے ملنے والے فضل و کرم سے خوش

ہیں اور جو ابھی تک ان سے ملحق نہیں ہو سکے ہیں ان کے بارے میں یہ خوش خبری رکھتے ہیں کہ ان کے واسطے بھی نہ کوئی خوف ہے اور نہ حزن۔^۱

جنگ احد میں مسلمانوں کی ظاہری شکست اور جناب حمزہ کی شہادت کے بعد مشرکین مکہ خوشی منا رہے تھے، اور اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اور واقعی خوشی اور حقیقی زندگی کے مفہوم کو بیان کیا۔ یزید ملعون بھی شہدائے کربلا کی شہادت کے بعد بہت خوش تھا اور جناب زینب (س) نے اس آیت کی تلاوت فرما کر یہ بتا دیا کہ شہدائے کربلا، شہدائے بدر و احد کی طرح اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضل و کرم سے مستفیض ہو رہے ہیں۔

برے انتخاب کا انجام: جناب زینب (س) یزید ملعون کو خطاب کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ جس نے تمہیں مسلمانوں کی ریاست و حکومت سوچی ہے، اسے عنقریب یہ معلوم ہو جائے گا کہ اس کا انتخاب کتنا برا تھا۔ جناب زینب (س) یہاں پر سورہ کہف کی آیت نمبر ۵۰ سے استناد کرتی ہیں جہاں ارشاد ہوتا ہے:

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا - ترجمہ:

اور جب ہم نے ملائکہ سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کر لیا کہ وہ جنات میں سے تھا پھر تو اس نے حکم خدا سے سرتابی کی تو کیا تم لوگ مجھے چھوڑ کر شیطان اور اس کی اولاد کو اپنا سرپرست بنا رہے ہو جب کہ وہ سب تمہارے دشمن ہیں یہ تو ظالمین کے لئے بدترین بدل ہے۔

اس آیت میں شیطان اور اس کے ساتھیوں کی بات ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے بجائے ابلیس کو اپنا پیشوا بنایا ہے وہ یہ جان لیں کہ انہوں نے برا انتخاب کیا ہے۔ جناب زینب (س) کے کلام میں ظالمین سے مراد وہ تمام افراد ہیں جنہوں نے جب دنیا اور غلبہ نفس کی وجہ سے خلیفہ خدا کی بیعت کے بجائے، شیطان کے جانشین یعنی یزید سے بیعت کر لی ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ ان لوگوں نے برا انتخاب کیا ہے جس کی وجہ سے اس دنیا میں ذلت و خواری اور آخرت میں دردناک عذاب ان کا مقدر بن گیا ہے۔

۱۔ سورہ آل عمران، آیت ۱۷۰

۲۔ علی بن احمد واحدی، اسباب النزول، ص ۱۳۳

اللہ تعالیٰ مظلوموں کا سب سے بڑا وکیل: جناب زینب (ؓ) اپنے اوپر پڑنے والی مصیبتوں کو یاد کر کے سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۷۱ کی تلاوت فرماتی ہیں: حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔ اور زید کو بتاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے کافی ہے اور وہ سب دیکھ رہا ہے۔ حقیقت میں جناب زین (ؓ) اب ایسی عابدہ اور عارفہ ہیں جو ہر چیز کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے جانتی ہیں اور کوئی بھی مصیبت آپ کو جھکا نہیں سکی۔ آپ اپنے خطبہ کو اللہ تعالیٰ کے شکر و حمد پر تمام کرتی ہیں: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي حَكَمَ لَنَا وَلِيَايِهِ...۔

جناب زینب (ؓ) نے اپنے خطبوں میں بہت ہی خوبصورت انداز قرآنی قہروں سے استناد کیا ہے۔ یہاں پر ہم ان کو مختصر طور پر پیش کرتے ہیں:

- ❖ وَمَا اللَّهُ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ: ذَلِكُمْ بِمَا قَدَّمْتُمْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ -^۱
- ❖ اَلَا لَعْنُ الظَّالِمِ الْعَادِي: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَّبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ الْأَلْمَنَةَ اللَّهُ عَلَى الظَّالِمِينَ -^۲
- ❖ فلا يسطى فى بغضنا اهل البيت: وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا -^۳
- ❖ حين تصير الى سخط الله: أَقِمْنَ اتَّبِعِ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ -^۴
- ❖ و سيعلم...: إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ -^۵

۱۔ سورہ آل عمران، آیت ۱۸۲

۲۔ سورہ ہود، آیت ۱۸

۳۔ سورہ احزاب، آیت ۳۳

۴۔ سورہ آل عمران، آیت ۱۶۲

۵۔ سورہ شعراء، آیت ۲۲۷

- ❖ قلوب قاسیہ: أَقْمَنَ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَى نُورٍ مِّن رَّبِّهِ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ أُولَئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ^۱
- ❖ القتل حزب الله النجبا: وَمَن يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ^۲
- ❖ بحزب الشيطان الطلقا: اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ أُولَئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ أَلَا لئن حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ^۳
- ❖ ينادى المنادى: وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِي الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ^۴
- ❖ رحيم و دود: وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ^۵
- ❖ وَفَعَلْتَ فَعَلْتِكَ الَّتِي فَعَلْتَ: وَفَعَلْتَ فَعَلْتِكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ^۶
- ❖ ايكم شر مكاناً واضعف جنداً: قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فإِني مُنذِرٌ لَّهُ الرَّحْمَلُ مَدًّا حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِذَا الْعَذَابُ وَآمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضْعَفُ جُنْدًا^۷

منابع و مأخذ

- ❖ قرآن کریم، ترجمہ: فولادوند، محمد مہدی، دار القرآن الکریم، تہران، ۱۳۱۵ق
- ❖ نوح البلاغہ، ترجمہ محمد دشتی، انتشارات الہادی، قم، ۱۳۸۵ش
- ❖ بحرانی، سید ہاشم، البرہان فی تفسیر القرآن، نیاد بعثت، تہران، ۱۳۱۷ق
- ❖ پاک نیا، عبدالکریم، خطبہ حضرت زینب در کوفہ و شام، انتشارات فرہنگ اہل بیت، قم، ۱۳۸۶ش

۱۔ سورہ زمر، آیت ۲۲

۲۔ سورہ مائدہ، آیت ۵۶

۳۔ سورہ مجادلہ، آیت ۱۹

۴۔ سورہ ق، آیت ۴۱

۵۔ سورہ ہود، آیت ۹۰

۶۔ سورہ شعراء، آیت ۱۹

۷۔ سورہ مریم، آیت ۷۵

- ❖ جعفری، محمد حسین، گلستان سوره‌ها، نشر فائز، قم، ۱۳۸۷ش
- ❖ حسینی همدانی، سید محمد حسین، انوار و خشان، کتاب فردوسی لطفی، تهران، ۱۳۰۳ق
- ❖ سیدین طاووس، الموقوف فی قتلی الطفوف، دارالاسوه، تهران، ۱۳۱۳ق
- ❖ سیوطی، جلال الدین عبدالرحمن، تاریخ الخلفاء، انتشارات شریف رضی، قم، ۱۳۱۱ق
- ❖ شمس، مراد علی، باعلامه در المیزان، انتشارات اسوه، قم، ۱۳۸۳ش
- ❖ شوشتری، المنصاف الحسینی، ترجمه میرزا محمد حسین شهرستانی، دارالسرور، بیروت، ۱۳۱۳ق
- ❖ صدوق، خصال، انتشارات اسلامیة، تهران، ۱۳۸۰ق
- ❖ طباطبائی، سید محمد علی، تجلی قرآن در کلام حضرت زینب سلام الله علیها، نشر ادیان، قم، ۱۳۹۰ش
- ❖ طبری، فضل بن حسن، مجمع البیان، ناصر خسرو تهران، ۱۳۷۲ش
- ❖ طبری، محب الدین، الرياض النقره فی مناقب العشره، دارالمعرفه، بیروت
- ❖ کلینی، محمد بن یعقوب، اصول کافی، مکتبه الاسلامیه، تهران، ۱۳۶۳ش
- ❖ مجلسی، محمد باقر، بحار الانوار، مؤسسه الوفاء، بیروت، ۱۴۰۳ق
- ❖ محلاتی، ذبح الله، ریاحین الشریعہ در ترجمه دانشمندان بانوان شیعه، دارالکتب الاسلامیه، تهران، ۱۳۴۹ق
- ❖ مکارم شیرازی، ناصر، برگزیده تفسیر نمونه، دارالکتب الاسلامیه، تهران، ۱۳۷۶ش